© rasailojaraid.com

عشق کی انتہا

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بستر علالت پر تھے۔ ایک روز ناتوانی کے باعث مسجد نبوی میں جانے سے عذر کیا۔ اطلاع ہوئی کہ صحابہ امامت کے لیے انتظار کرتے ہیں۔

فرمایا: "ابوبکرؓ سے کہو۔"

عائشہؓ نے کہا: "یہاں موجود نہیں ہیں"۔

پھر فرمایا کہ:

"ابوبکرؓ سے کہو۔ امامت کرائیں"۔

اور جب ابوبکرؓ مصلّی پر کھڑے ہوئے تو تھر تھر کانپنے لگے کہ۔ جہاں حضورؐ کھڑے ہوتے تھے میں کیونکر کھڑا ہو سکتا ہوں، لوگوں نے سہارا دے کر کھڑا کیا، تو آنسوؤں کی پھوار بہہ گئی۔ ذرا سا پیچھے ہٹ گئے اور رندھی ہوئی آواز میں امامت کرائی۔

جب قرآن مجید کی آخری آیت آچکی کہ آج تمھارا دین تمھارے لیے مکمل ہو گیا ہے،

الیوم اکملت لکم دینکم تو صحابہ کرام خوشیوں سے بلیوں اچھلنے لگے اتنے میں

کسی نے کہا:

ابوبکرؓ کہاں ہیں؟

عمرؓ تلاش کو گئے تو کھجور کے ایک درخت تلے تنہا ملول کھڑے تھے۔ عمرؓ نے کہا!

"ابوقحافہ کے بیٹے! تم یہاں کھڑے ہو، آج تو دین کی تکمیل ہو چکی"۔

فرمایا: عمرؓ، ٹھیک ہے لیکن محبوب کی جدائی کا وقت بھی قریب آگیا۔ جب دین کی تکمیل ہو چکی تو حضورؐ کا۔ دنیا سے تعلق بھی ختم ہوتا ہے۔ اتنا کہتے ہی ہچکی بندھ گئی۔ اور یہ تھے ابوبکر صدیقؓ جن کی عظمت کے قدموں کو تاریخ کے لعلیں ہونٹ فرط ارادت سے بوسہ دیتے ہیں!

© rasailojaraid.com